السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے سالے کی بیوی اپنی ساس کے ساتھ برے اخلاق اور بے ادبی سے پیش آتی ہے اوراس کی ہمیشہ بے عزتی کرتی ہے ساس میری بیوی کو ٹیلی فون کر کے بہو سے تنگ آکر روتی ہے میری ساس کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے ۔ کئی بار شکوی شکایت کے بعد انھوں نے بہوکے گھر والوں سے بات چیت کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور نہ ہی معاملہ سدھرتا نظر آتا ہے اس لیے انھوں نے طلاق کا سوچا ہے ۔ تو اگر اس کا شوہر اسے طلاق دے دے تو درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اصل میں طلاق مکروہ ہے لیکن بعض اوقات حالات کچھ ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ طلاق کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات تو معاملہ طلاق کے وجوب تک جا پہنچتا ہے تو جو حالات سائل نے ذکر کیے ہیں اس میں ممکن ہے کہ مناسب حل طلاق ہی ہو۔ اس لیے کہ خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں ان میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اس کے والدین کی عزت و توقیر کرے اور پھر خاص کر ساس جو خاوند کی والدہ بھی ہے کیونکہ آدمی پر والدہ کا حق بیوی کے حق سے مقدم ہے اس لیے بیوی کو خاوند کی والدہ کا احترام وعزت کر کے اس کا مددگار ثابت ہونا چاہیے ۔

اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ ضرورت کے وقت طلاق جائز و مباح ہے (یعنی جب اس کی ضرورت پیش آجائے مثلاً بیوی بد اخلاق ہو اس کا رہن سہن برا ہو بلا وجہ تکلیف پہنچاتی ہو وغیرہ وغیرہ تو طلاق دی جا سکتی ہے) (مزید دیکھئے: المغنی لابن قدامة 324/10) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق]()

ص 447

محدث فتویٰ